نحمیاہ کی کتاب

گذشتہ چند ماہ سے ہم نحمیاہ کی زندگی کے واقعات پر غور کر رہے ہیں جو بابل کی اسیری میں ہوتے ہوئے بھی اُس وقت کے سب سے طاقت ور بادشاہ (ارتخششتا) کے محل میں خاص عہدے پر سرفراز ہوا۔لیکن اس بڑے منصب پر ہونے کے باوجود اُس کا دل یروشلیم کی طرف راغب تھا۔(آیات ۱:۶۔۱۰) کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ خدا کے لوگوں کو درالخلافہ شہر ہے اور خدا کا منصوبہ اور منجی یسوع مسیح کے آنے کا شہر بھی یہی ہے۔وہ جانتا تھا کہ یہی وہ شہر ہے جہاں خدا کی نجات کے منصوبے کی تمام پیشن گوئیاں پوری ہونگی۔حیرت کی بات یہ تھی کہ بادشاہ نے اس اجازت نامے کو قبول کیا اور نحمیاہ کو یروشلیم جانے دیا تاکہ وہ دیوار بنا سکے۔لیکن حال ہی میں نحمیاہ کو ایک خاص عہدہ ملا تھا۔(۶:۱۔۹) طوبیاہ اور سنبلط نے حال ہی میں بہت کوششیں کی تھیں کہ نحمیاہ کے کام کو روک سکیں۔انہوں نے نحمیاہ کو ایک انجان جگہ پر ملنے کی دعوت دی تاکہ وہاں اُسے قتل کر سکیں (۶:۲) اُس کا خیال یہ تھا کہ اس قتل کو بادشاہ کے سامنے ایک بدترین حادثہ کے طور پر پیش کر پائیں گے۔جب اُن کی یہ سکیم ناکام ہوئی تو انہوں نے بادشاہ کے ہاں شکایت درج کروادی کہ نحمیاہ بادشاہ کے خلاف بغاوت کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔نحمیاہ اُن کی دھمکیوں میں نہیں آیا بلکہ اُس نے خدا کے ہاں دعا کی کہ وہ اُس کی قوت بنے اور اُسے مضبوطی عطا کرے (۶:۹) لیکن پھر نحمیاہ کے دشمن ایک اور منصوبہ بنانے لگے تھے۔چونکہ وہ جانتے تھے کہ نحمیاہ خدا کے کلام اور آواز کو سُنتا ہے تو انہوں نے چپکے سے ایک نبی کو اپنی طرف کیا اُس کا نام سمعیاہ تھا (۶:۱۲) اُس نے اپنے آپکو اپنے گھر کے اندر بند کیا، (۶:۱۰) جس کا مطلب یہ تھا کہ اُس پر نبوت کا بار ہے اور خدا نے اُسے اپنے لوگوں کے لیے کوئی خاص پیغام دیا ہے۔سمعیاہ نے نحمیاہ کو بتایا کہ خدا نے اُسے کہا کہ آج کی رات اُن دونوں کو قتل ہو جائے گا اس لیے لازم ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے ہیکل کے اندر پناہ لے لیں۔لیکن نحمیاہ خدا پر بھروسہ رکھنا چاہتا تھا خواہ اُس کی زندگی کو خطرہ ہی کیوں نا ہو۔اور نحمیاہ جانتا تھا کہ اگر اس وقت وہ ہیکل میں پناہ لینے چلا گیا تو دیوار بنانے کا کام رُک جائے گا۔اور وہ جانتا تھا کہ دشمن یہی چاہتا ہے۔اور ہیکل میں پناہ لینے کی وجہ سے تمام لوگ یہ سمجھتے کہ وہ ایک ڈرپوک رہنما ہے اس طرح سے نحمیاہ کو معلوم ہوا کہ سمعیاہ خدا کی طرف سے نہیں بول رہا ہے۔(۶:۱۳) اس لیے سمعیاہ کو سُننے کی بجائے اُس نے خدا پر بھروسہ کر کے کہا، کیا میرے جیسے انسان کو بھاگ جانا چاہیے؟ یا کیا مجھے بھاگ کر ہیکل میں پناہ لینی چاہیے؟ میں ایسا نہیں کروں گا۔(۶:۱۱)

خدا نے نحمیاہ کی دلیری اور فہم کو برکت دی۔پھر نحمیاہ ہمیں بتاتا ہے کہ اکتوبر ۴۵۲ قبل مسیح ڈیڑھ میل تک دیوار بن چکی تھی صرف ۵۲ دنوں میں، اور یہ ایک قابل تعریف تکمیل تھی۔(۶:۱۵) پھر نحمیاہ اُن چٹھیوں کا ذکر کرتا ہے جو طوبیاہ اور یروشلیم میں بااثر خاندانوں میں ہوئی جن میں وہ نحمیاہ کو ڈرنے دھمکانے کے بارے میں منصوبے بناتے تھے (۶:۱۸) یہ لوگ نحمیاہ کو بتاتے تھے کہ طوبیاہ کتنا عظیم انسان ہے اور اُس نے کیسے کیسے نیکی کے کام کیے ہیں اور ساتھ ہی اُسے اس بات کی ترغیب دینے کی کوشش بھی کرتے کہ وہ اس کام کو بند کردے۔لیکن نحمیاہ کے دشمن اُس کی کامیابیوں کو دیکھ کر بے چین تھے۔(۶:۱۶) میں لکھا ہے جب ہمارے دشمنوں نے یہ سُنا تو ہمارے آس پاس کی قومیں ڈرنے لگیں اور اپنی ہی نظر میں خود ذلیل ہوگئیں کیونکہ اُنہوں نے یہ جان لیا تھا کہ یہ کام ہمارے خدا کی طرف سے ہوا۔کیسی پُر ایمان اور شاندار گواہی ہے کہ خدا کیسے عظیم کام کرتا ہے جب ہم مشکل اور کٹھن حالات میں بھی اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اب آیئے نحمیاہ کی خصوصیات پر غور کرتے ہیں کہ بطور رہنما وہ کیسا تھا

۱) نحمیاہ ایک عوامی نمائندہ تھا۔ نحمیاہ بادشاہ ارتخششتا کے محل میں خاص منصب پر ہوتے ہوئے یہ سوچ سکتا تھا کہ میں یہ کام یہودہ کا بااثر لوگوں کے ساتھ مل کر مکمل کر سکتا ہوں۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا کی خدمت کرنا، مسیحی خدمت سیاسی اثر و رسوخ سے انجام نہیں پائے جاتے، یاد رکھیں یہ وہ عام لوگ ہیں کو خداوند کے کلام کو سُنتے ہیں (مرقس ۱۲: ۳۷) جب ہم خدا کی بادشاہی کا حصہ بن جاتے ہیں تو ہمارے لیے سب کچھ بدل جاتا ہے خدا کی بادشاہی میں وہ بڑا ہے جو سب سے چھوٹا ہے، جو اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا۔ مسیحی ایمان میں ہم ایک دوسرے کے خدمت گذار ہیں خاص وہ خدمت کے حقدار ہیں جو ضرورت مند ہیں۔ یہی سب سے خاص بات ہے جو ہم کر سکتے ہیں یعقوب اپنے خط میں ایمانداروں کو لکھتا ہے کہ حقیقی اور سچا مذہب جو خدا کا ہاں مقبول ہے وہ یہی ہے کہ ہم یتیموں کا خیال رکھیں بیوواؤں کی خدمت کریں اور اپنے آپ کو اس جہاں کی گندگی سے بچا کر رکھیں۔

۲) نحمیاہ ایک دُعا گو شخص تھا: ہم پہلے باب میں پڑھتے ہیں کہ جونہی اُسے معلوم ہوا کہ یروشلیم کی دیوار گری ہوئی ہے وہ خدا کے حضور جھک گیا اور دعا کی (۱: ۴۔۱۱) اور پھر جب اُس نے قصد کر لیا کہ وہ دیوار بنانے جائے گا اور اُسے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بادشاہ سے رخصت کی درخواست کرنے جانا تھا بادشاہ کے پاس جاتے ہوئے بھی دل میں دعا کر رہا تھا۔ (۲: ۴) وہ مضبوط شخص تھا کیونکہ وہ ایک دعائیہ شخص تھا ۔ اور اس باب میں پر پڑھتے ہیں نحمیاہ کہتا ہے کہ وہ سب اُسے ڈرانے کے درپے تھے اُنہیں لگتا تھا کہ وہ نحمیاہ اور اُس کے ساتھ کام کرنے والوں کو ڈرا پائیں گے، وہ کہتے تھے کہ یہ کمزور ہو جائیں گے اور کام مکمل نہیں کر پائیں گے، لیکن میں دعا کی کہ اے خدا میرے ہاتھوں کو مضبوط کر۔ (۶: ۹) پھر نحمیاہ غلط اور صحیح کے بارے میں جانتا تھا اور اس بات کا بھی یقین رکھتا تھا کہ خدا کے ہاں بے انصافی ٹھہر نہیں سکتی۔ وہ دعا کرنے سے کبھی گھبراتا نہیں ہے۔ نحمیاہ ۶: ۱۴ اے میرے خدا طوبیاہ اور سنبلط کو اُن کے کاموں کے لحاظ سے اور نوعیدہ نبیہ کو بھی اور باقی نبیوں کو جو مجھے ڈرانا چاہتے ہیں یاد رکھ! نحمیاہ کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ وہ معاملات کو اپنے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں دیتا ہے۔

۳) نحمیاہ ایک عظیم رہنما تھا کیونکہ وہ اس سارے کام سے اپنی حکومت نہیں بنا رہا تھا بلکہ وہ یہ سب کچھ اس خیال کے ساتھ کر رہا تھا کہ وہ خدا کی بادشاہی کا حصہ ہے۔ شروع ہی سے وہ بتاتا ہے کہ دیوار بنانے کا کام صرف خدا کی رضا کے لیے ہے اور تا کہ خدا کے لوگ اپنے شہر میں واپس آ سکیں۔ (۱: ۹۔۱۰) پر اگر تم میری طرف پھر کر میرے حکموں کو مانو اور اُن پر عمل کرو تو گو تمہارے آوارہ گرد آسمان کے کناروں پر بھی ہوں میں اُن کو وہاں اکٹھا کر کے اُس مقام میں پہنچاؤں گا جسے میں نے چُن لیا ہے تا کہ اپنا نام وہاں رکھوں وہ تو تیرے بندے اور تیرے لوگ ہیں جن کو تو نے اپنی بڑی قدرت اور قوی ہاتھ سے چھڑایا ہے۔ اور یہی کچھ روحانی اعتبار سے خدا اس وقت بھی پوری دنیا میں کر رہا ہے یعنی گناہگاروں کو توبہ کی توفیق دیکر اُنہیں گھر یعنی روحانی یروشلیم میں اکٹھا کر رہا ہے۔

۴) اس کا مطلب صاف یہ ہے کہ نحمیاہ اپنی بادشاہت کھڑی نہیں کر رہا تھا وہ چاہتا ہے کہ ہر کوئی خدا کے جلال کا نظارہ کر سکے۔ جب اُس نے دیوار کو مکمل کر دیا تھا اُس وقت بھی سارا جلال خدا کے نام کو دیا گیا۔ (۶: ۱۵) غرض باون دن میں اَلول کے مہینے کی پچیسویں تاریخ کو شہر پناہ بن چکی تھی جب ہمارے سب دشمنوں نے سُنا تو ہمارے آس پاس کی سب قومیں ڈرنے لگیں اور اپنی ہی نظر میں خود ذلیل ہو گئیں کیونکہ

اہنوں نے یہ جان لیا تھا کہ یہ کام خدا کی طرف سے ہوا۔

نحمیاہ کی طرح ہماری زندگیوں میں ہمارا ہدف ہمیشہ ہمارے سامنے رہنا چاہیے۔نحمیاہ کے لیے یروشلیم وہ شہر تھا جس میں ابن داؤد کو پیدا ہوا تھا اور دنیا کے گناہوں کے نجات ممکن کرنا تھا۔جیسا ہم زبور کی کتاب میں بھی پڑھتے ہیں۔(۱۳۲:۱۱،۱۳۔۱۷) خداوند نے سچائی کے ساتھ داؤد سے قسم کھائی ہے وہ اُس سے پھرنے کا نہیں کیونکہ خداوند نے صیون کو چُنا ہے اُس نے اُسے اپنا مسکن بنانے کے لیے پسند کیا ہے یہ ہمیشہ کے لیے میری آرام گاہ ہے میں یہیں رہوں گا کیونکہ میں نے اسے پسند کیا ہے میں اس کے رزق میں خوب برکت دونگا میں اس کے غریبوں کو روٹی سے سیر کروں گا اس کے کاہنوں کو بھی نجات سے ملبس کروں گا اور اُس کے مُقدس بلند آواز سے خوشی کے نعرے مارینگے وہیں میں داؤد کے ایک سینگ نکالوں گا میں نے اپنے ممسوع کے لیے ایک چراغ تیار کیا ہے۔

اور عزیزو، ہم جس شہر مقدس سے تعلق رکھتے ہیں اُس کا بادشاہ آنے والا ہے ہم اُس کے منتظر ہیں۔ کیونکہ وہ جب واپس آئے گا تو اُس کام کو پایا تکمیل تک پہنچائے گا جو اُس نے اپنی پہلی آمد پر شروع کیا تھا۔یہی ہماری خوشی، یہی ہمارا انتظار ہے کیونکہ یسوع بادشاہ نے صلیب پر اپنی جان دیکر ہمیں گناہوں کے بوجھ تلے سے آزاد کیا ہے وہ مرگیا تھا دفن ہوا تھا اور پھر تیسرے دن جی اُٹھا تھا اور پھر آسمان پر اُٹھالیا گیا تھا اور اب وہ واپس آنے والا ہے تا کہ وہ بادشاہی قائم کرے بگڑی دنیا کو نیا بنائے۔خدا کرے کہ نحمیاہ کی طرح ہمیں بھی خدا کی خدمت کرنے، اُس کے نام کو جلال دینے کا ایسا شرف ملے۔خداوند آپ سب کو برکت دے۔آمین